11

گرونانک

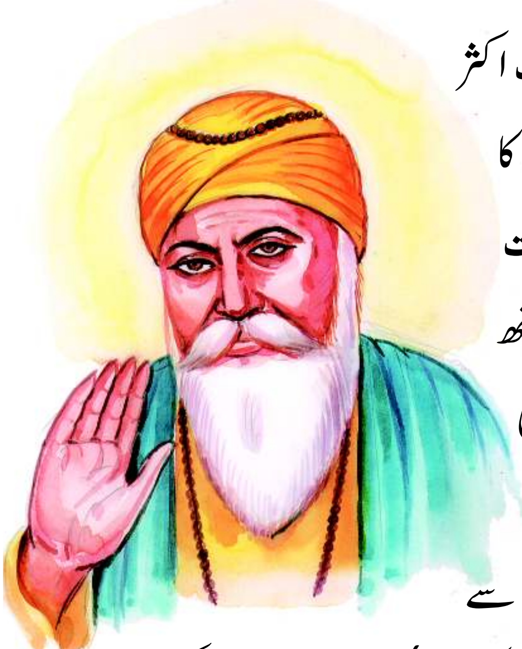

آپ نے یہ بات اکثر سنی ہوگی کہ ہمارا ملک گنگا جمنی تہذیب کا نمونہ ہے۔ ایسا اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہاں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے سیکڑوں برس سے ایک ساتھ رہتے آئے ہیں ۔جیسے ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، بودھ ، پارسی وغیرہ۔ ہر مذہب کے رہنماؤں نے اپنی تعلیمات کے ذریعے پیار، محبت، بھائی چارے اور امن کا پیغام دیا۔ بھگتی تحریک کے نام سے بھی ایک تحریک چلی تھی۔اس کے ماننے والوں کی زندگی انسانیت کی بھلائی کے کاموں میں گزری۔ اس تحریک کے پیَرو مذہبی تعلیمات کے علاوہ سماج سدھار کے کام بھی کرتے تھے۔

ایسے ہی ایک بزرگ سکھ مذہب کے رہنما گرونانک تھے۔

گرونانک کی پیدائش 1469 میں دریائے راوی کے کنارے آباد ایک گاؤں تل وَنڈی میں ہوئی۔ یہ گاؤں اب پاکستان میں ہے اور لاہور کے جنوب میں واقع ہے۔ اِس گاؤں کو اب ننکانہ صاحب کہتے ہیں۔

گرونانک اِس گاؤں کے ایک منیم کالو چند کے بیٹے تھے۔ ان کے نام کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ ان کی بڑی بہن کی پیدائش اپنے نانا کے گھر میں ہوئی، اس لیے انھیں نانکی یعنی ''نانا کی'' کہتے تھے۔ اپنی بڑی بہن کے نام پر ان کو نانک یعنی نانا کا کہنے لگے اور یہی ان کا نام پڑ گیا۔

بچپن ہی سے گرونا نک کی عادتیں عام بچّوں سے مختلف تھیں۔انھیں کھیل کود کا شوق نہیں تھا۔ جیب خرچ کے پیسے بھی وہ اپنی ذات پر خرچ کرنے کے بجائے ضرورت مندوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ جب ان کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا تو انھوں نے فارسی زبان اور حساب بہت حد تک سیکھ لیا۔ آگے پڑھائی میں ان کا جی نہیں لگا۔ جب وہ بڑے ہوئے تو ان کے والد نے پہلے کھیتی باڑی اور پھر تجارت کرنے کے لیے کہا۔ انھوں نے کسی کام میں دل چسپی نہیں لی کیونکہ ان کا دل دنیا داری میں نہیں لگتا تھا۔

ایک دن گرونا نک کے والد نے انھیں کچھ روپیے دے کر لاہور بھیجا اور کہا کہ ایسا کھرا سودا کرنا جس سے کچھ نفع ہو۔ انھوں نے بالا نام کا ایک نوکر بھی ساتھ کردیا۔ راستے میں انھیں کچھ فقیر نظر آئے جو بہت بھوکے تھے۔گرونا نک نے ان کو کچھ روپیے دینے چاہے لیکن فقیروں نے کہا:''یہ پیسے ہمارے کس کام کے؟ ہم تو بھوکے ہیں، کھانا چاہیے۔''

گرونا نک نے ان کے کھانے کا انتظام کیا اور سارے پیسے ان کو کھانا کھلانے میں خرچ کردیے۔ واپس آکر والد کے ڈر سے گھر کے باہر ہی رک گئے، لیکن والد نے انھیں ڈھونڈ نکالا اور جب اُن سے پوچھا کہ تجارت کی غرض سے جو روپیے دیئے تھے وہ کیا کیے تو گرونا نک نے سارا واقعہ بیان کردیا اور کہا:'' آپ نے کہا تھا کھرا سودا کرنا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے سے زیادہ کھرا سودا اور کیا ہوسکتا ہے؟''

گرونانک کے والد ان کی طرف سے بہت فکرمند رہتے تھے۔ اس لیے گرونانک کے بہنوئی انھیں اپنے ساتھ کپورتھلہ لے گئے اور وہاں کے گورنر لودھی خاں کے دفتر میں ملازمت دلادی۔ یہاں بھی ان کا دل کام میں نہیں لگا۔ یہ طور طریقے دیکھتے ہوئے ان کے والد نے سوچا کہ اُن کی شادی کردی جائے۔ شاید گھریلو ذمّے داریاں پڑنے پر وہ اِس طرح روپیہ خرچ کرنا بند کردیں۔ دو بچّے ہونے کے بعد بھی وہ غریبوں کی مدد کرتے رہے۔

آخرکار انھوں نے گھر بار چھوڑ کر فقیری اختیار کرلی۔ یہ بات ان کے دل پر نقش ہوگئی کہ دنیا اور یہاں کی ہر شے فانی ہے۔ اس کا پیدا کرنے والا ہی ہمیشہ باقی رہے گا۔ اس لیے خدا سے محبت کی جائے اور اس کا قرب حاصل کیا جائے۔ ان کے والد نے انھیں سمجھانے کے لیے جس مسلمان گوّیے اور وفادار خادم مردانا کو بھیجا وہ بھی ان کا چیلا بن گیا۔ اب گرونانک اپنے پرانے خادموں کے ساتھ لوگوں کو نصیحت کرتے کہ ذات پات کی بنا پر انسانوں کے بیچ کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔ گرونانک نے اِس بات پر زور دیا تھا کہ ان کے ماننے والے مشترکہ رسوئی یعنی لنگر میں کھانا کھائیں۔ جہاں کوئی بھی ذات پات اور مذہب کے بھید بھاؤ کے بغیر کھا سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ انسانوں کا آپسی رشتہ محبت ہی پر قائم ہے۔ انھوں نے عورتوں کو برابری کے حقوق دینے کی بات کہی۔ جب ان کے ماننے والے جمع ہوتے تو عورتیں بھی ان کے ساتھ ہوتیں۔ رفتہ رفتہ ان کی یہ تعلیمات ایک مذہب کی شکل اختیار کرگئیں، جس کے ماننے والے سکھ کہلائے۔

گرونانک نے کئی ملکوں کا سفر کیا۔ آخر میں کرتا پور میں آباد ہوگئے، جسے آج کل ڈیرہ نانک صاحب کہتے ہیں۔ 1538 میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی تعلیمات 'گروگرنتھ صاحب' میں جمع ہیں۔ یہی سکھوں کی مقدّس کتاب ہے۔ ان کا یومِ پیدائش 'گروپرُب' کی شکل میں دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

مشق

لفظ اور معنی :

گنگا جمنی	:	ملی جلی
تحریک	:	کسی خاص مقصد کے تحت چلائی گئی مہم، آندولن
جنوب	:	دکن
پیروکار	:	ماننے والے، پیچھے چلنے والے
گرہستی	:	گھربار
نقش ہوجانا	:	اثر کرنا، دل میں بیٹھ جانا
فانی	:	مٹنے والا
قرب	:	نزدیکی
مشترکہ	:	ملی جلی
مقدّس	:	پاک

غور کیجیے:

- گرونانک ہمارے ملک ہندوستان کے ایک اہم روحانی پیشوا اور سماج سدھارک تھے۔ انسان دوستی اور محبت ان کا پیغام تھا۔ انھوں نے دنیاداری چھوڑ کر خدمتِ خلق کا راستہ اختیار کیا۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے :

1۔ ہمارا ملک کس تہذیب کا نمونہ ہے؟

2۔ گرونانک کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی تھی؟

3۔ گرونانک کا دِل کام میں کیوں نہیں لگتا تھا؟

4۔ گرونانک کی تعلیمات کیا ہیں؟

5۔ گرونانک کی تعلیمات کس کتاب میں جمع کی گئی ہیں؟

6۔ گرونانک آخر میں کہاں آباد ہوئے؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

فکرمند | فقیری | گنگا جمنی | لنگر | تحریک

1۔ ہمارا ملک .... تہذیب کا نمونہ ہے۔

2۔ بھگتی تحریک کے نام سے بھی ایک .... چلی تھی۔

3۔ گرونانک کے والدان کی طرف سے بہت .... رہتے تھے۔

4۔ انھوں نے گھر بار چھوڑ کر .... اختیار کر لی۔

5۔ 5۔ گرونانک نے اس بات پر زور دیا تھا کہ ان کے ماننے والے .... میں کھانا کھائیں۔

ان لفظوں کے مُتَضاد لکھیے:

محبت	امن	جنوب	کھرا	نفع	آباد	انسان	شروع
....	....	....	....	....	....	....	....

نیچے دیے ہوئے جملوں کو پڑھیے اور ان میں سے 'اِسم' اور 'ضمیر' تلاش کرکے خالی جگہوں میں لکھیے:

1۔ گرونانک کی پیدائش تل وَنڈی گاؤں میں ہوئی۔
2۔ اِس گاؤں کو اب ننکانہ صاحب کہتے ہیں۔
3۔ بڑی بہن کے نام پر ان کو نانک کہنے لگے۔
4۔ انھیں کھیل کود کا شوق نہیں تھا۔
5۔ جیب خرچ کے پیسے بھی وہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔
6۔ ان کا دل دنیاداری میں نہیں لگتا تھا۔

ضمیر	اسم
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

صحیح بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

1۔ ہمارے ملک میں بہت سے مذہبوں کے ماننے والے رہتے آئے ہیں۔ (   )
2۔ گرونانک کی پیدائش کسان کے گھر میں ہوئی تھی۔ (   )
3۔ گرونانک کو جو پیسے ملتے تھے، انھیں اپنی ذات پر خرچ کر دیتے تھے۔ (   )

4۔ گرونانک کا دل دنیاداری میں نہیں لگتا تھا۔ (   )

5۔ گرونانک آخری وقت میں تل وَنڈی گاؤں آئے۔ (   )

6۔ ننکانہ صاحب دہلی کے پاس واقع ہے۔ (   )

سبق میں ایک لفظ آیا ہے 'فکرمند'۔ یہ 'فکر' اور 'مند' سے مل کر بنا ہے۔ آپ بھی 'مند' لگا کر پانچ الفاظ خالی جگہوں میں لکھیے: جیسے: دولت + مند = دولت مند

ضرورت + مند = ضرورت مند

◆ .... ◆ .... ◆ ....

◆ .... ◆ ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں میں لکھیے:

واحد	جمع
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....
....	....

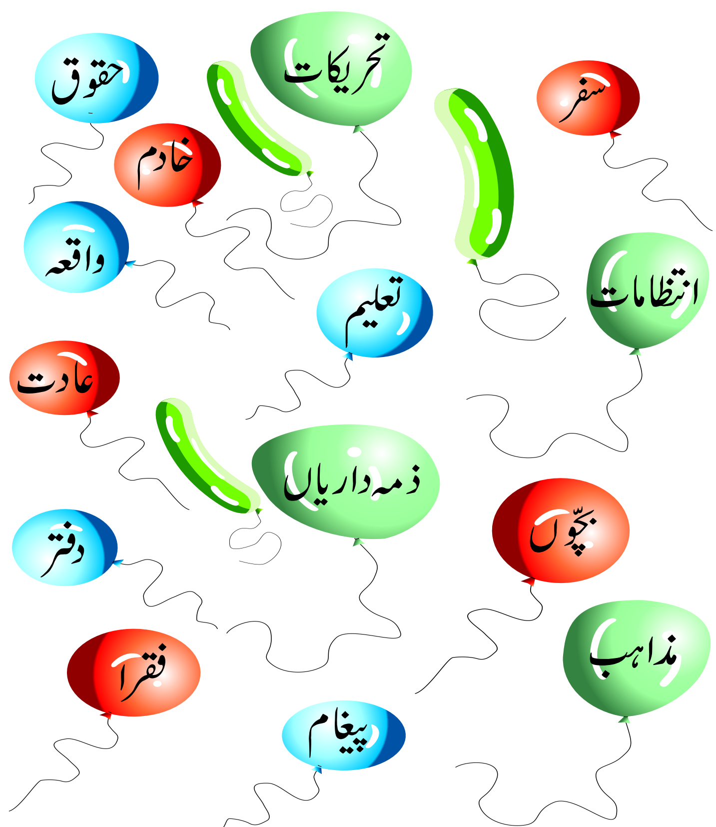

عملی کام

گرونانک کے بارے میں پانچ جملے لکھیے:

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

ننکانہ	واقع	ضرورت مند	سلسلہ	مقدّس
.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....
.....	.....	.....	.....	.....